

۵۔ شرح : مرزا کو معلوم ہے کہ جس بستی میں ان کا محبوب رہتا ہے، اس کے اکثر باشندوں سے محبوب کا نامہ و پیام ہے۔ یہ حال دیکھ کر مرزا کو خیالی ہوا کہ دیکھنا چاہیے، مختلف لوگ اسے کیا کچھ لکھواتے ہیں چنانچہ محترمی اور منشی گری کی خدمت بہ طور خود اپنے ذمے لے لی۔ اب طریقہ یہ اختیار کر لیا کہ صبح ہوتے ہی قلم کان پر رکھ کر نکل پڑے اور ہر ایک سے پوچھتے جاتے کہ جسے محبوب کو خط لکھوانا ہو، وہ ہم سے لکھوالے۔

جب تعلیم عام نہ تھی تو ہر بستی میں صرف چند آدمی ہوتے تھے، جن سے لوگ خط لکھواتے تھے۔ اُن دنوں آج کل کی طرح انڈی پنڈنٹ نہ تھے۔ منشی لوگ قلم بنا کر کان پر رکھ لیتے تھے، جو بندش دستار کے باعث وہاں بالکل محفوظ رہتی تھی۔ جہاں کسی کو لکھوانے کی ضرورت پڑتی، بیٹھ جاتے اور قلم کان سے کھینچ کر لکھ دیتے، پھر وہیں ٹھونس لیتے۔ اس میں فائدہ یہ تھا کہ قلم کی سیاہی سے کپڑے خراب نہیں ہوتے تھے۔

۶۔ لغات - بادہ آسانی : شراب نوشی۔

جامِ جم : مشہور ہے کہ شراب جمشید نے ایجاد کی تھی، اس لیے شراب کا پیالہ اسی سے منسوب ہوا، اگرچہ ہے محض افسانہ۔

شرح : موجودہ دور میں شراب نوشی کی نسبت مجھ سے کی گئی، گویا مدت دراز کے بعد پھر ایسا زمانہ آیا، جس میں جمشید کے پیالے کا ظور ہو۔ مرزا کہنا یہ چاہتے ہیں کہ جو نسبت شراب کو جمشید سے تھی، وہی نسبت اسے آج مجھ سے ہے۔ زمانہ گزر گیا، لیکن ایسا دور کبھی نہ آیا، لہذا میں ہی ہوں، جس کی بدولت جامِ جمشید کا دور از سر نو تازہ ہو گا۔

۷۔ شرح : ہم جن لوگوں سے اُمید رکھتے تھے کہ وہ ہمارے دل کے زخم دیکھیں گے اور ان کے لیے مرہم کا انتظام کریں گے۔ جب ان کے پاس پہنچے تو معلوم ہوا کہ وہ تو ہم سے بھی بڑھ کر تیغِ ستم کے زخمی ہیں۔